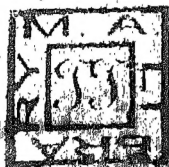


٢٩٤٥ ٥٥٥
٥٥٥ ٣٢٥

مسائل و مسائل

محمّد بن عبد الله

The image is a highly degraded scan of a document. It features several lines of text that are completely illegible due to extreme blurring and low contrast. The text appears to be arranged in a list or series of paragraphs, but no specific words or numbers can be discerned. The background is dark and mottled, suggesting a poor quality scan or a document with a textured surface.



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U35875



پیدا کیا جس نے کائنات عالم	تقریب خدا کو ہے مسلم
بجٹھا اوس کے شرف کا خلعت	دی نطق کی آوی کو قوت
چوان و پیر کی و دیو و مرد	ہر وہ و احسان و انجم
باغ و گل و سبز و قطر	دریاد و زمین و کوہ و محمل
ما آخلقکم شائد تکلم	سجدا و مہربانی و الا
احسن کے کہا ہے ماعرف	انسان سے ہر خدا کی کیا
نازل ہوا جبکہ حق میں	احمد وہ نبی صاحب شان
تہا شور و ضاحت اوس کا	قرآن سے کیا بیان حسد
بولان و عرب سے نیچے	آشی سے کتاہیہ سے شکر

گوشت کرسی فلک سی	سطح میں اس کی ایک کپڑی
کیا تہہ چکا ہندی شان	ان باطن سے کبھی اونٹن ہاں

تاریخ ہو کہ زبان فارسی کا فطرت کی بلی سے جو ہندوستان سے من مفر
 مائل تھالی میں ڈیڑھ ہزار کوس کے فاصل پر واقع ہے انہیں ہندوستان ملک
 میر حاصل و زرخیز ہے بادشاہان ہندوستان کو ہندوستان کی ایک فتح کر کے
 اپنے قبضہ میں لائیں لیکن یہ ملک قدرتی حصار میں واقع ہے ایک شمال میں
 وہ مشہور پہاڑ ہے جسکو ہمالیہ کہتے ہیں یہ پہاڑ دو ہزار کوس کا بلندی
 چار سو کوس کا چوڑا اور اکثر جگہ دو کوس کا اونچا ہے اس کے بل پر
 ہندو کش پہاڑ سے شروع ہو کر پورب میں ملک ہندوستان کی سرحد پہنچتا ہے
 اس پہاڑ کے شمال میں ملک چین و تبت و تاتار واقع ہیں اور اس کے جنوب میں
 ہندوستان کو بادشاہ چین کی ماتحت ہے محفوظ رکھا ہے اس واسطے کہ اس
 پہاڑ میں صرف چند جگہ تنگ گھاٹیاں ہیں پارہیں اور کسی جگہ عبور کا راستہ نہیں
 اور ان گھاٹیوں کی راہ فوج و لشکر و سامان حرب جدالی کا آنا دشوار اسطو
 شمال کی جانب سے ہندوستان کو خوف نہیں پورب اور جنوب میں ہندو
 وہ بھی حال ہے کہ نہیں صرف ایک سمت چیم خالی ہے کہ اور ہر کوئی زبردست
 روک نہیں اسی وجہ سے ہندوستان پر ہمیشہ چیم سے آفتیں نازل
 ہوئی ہیں اس بادشاہ کو تہوڑی قوت بھی حاصل ہوئی وہ چیم سے ہندوستان

حملہ آور ہوا صرف انکو بیرون سے سمندر کی راہ اس ملک پر مدخل کیا ہے نہ
 سوئے اس کے اور جو بادشاہ آیا پہلے سے آیا ہندوستان کے پہلے کابل بخارا ایران
 غزنی کے مشہور ملک واقع ہیں اور سینیٹر صاحب کی ہفتہ کی تہوڑ سے دن بعد پہلے
 سب ملک مسلمان ہو گئے تھے غزنی کے بادشاہوں نے ہزاروں علم ہندوؤں
 کیے یہاں تک کہ آخر کو محمود غزنوی نے ہندوستان کے راجاؤں کو مغلوں
 کے کے سلطنت اسلام کی بنیاد قائم کی اور سلطنت خاندان تیمور سے شروع ہوئی
 جیسا آخر قلعہ شہر کے قدر کے بعد دہلی میں بہادر شاہ پر دیکھا یہ لوگ اس کے
 مثل تھے اور قریب سات سو برس کے ہندوستان پر جسے زور و شور کی
 سلطنت کر گئے انہیں لوگوں کے جیسے زبان فارسی ہندوستان میں صرف
 ہوئی ورنہ اس ملک کی اصل بولی ہر گاؤں جو کچھ بدل بد اگر ہر کے نواح میں
 ہی بولی جاتی ہے اور شہر مسلمانوں میں عربی کی قدر و منزلت ہے اس ملک کے
 اصل باشندے ہندو ہندو ہیں جس ملک کی سرحد کو تھے تھے غرض کہ وہ اصل ہندو
 ہندوستان کی نہیں ہے لیکن ہندوستان میں یہی بولی ایجاد ہو گئی آری وہ
 اسی میں لشکر پہلے بولی ایک لشکر کی بولی ہے اگر کے وقت میں دولت ہوئی
 ہر ملک کے آدمی تھے اور انکو رعایا کے لئے کی داشت تھی اس لئے کہ
 اس کے چاروں طرف ہیٹ سے اختلاط پیدا کرتے ہیں تو خاص شہر سے انکو
 اور جانا ہے جو انکو دلی باہر جاتا ہے اور اس کے کو نہیں جاتا

اگر پہلے لشکر والوں کو رعیت سے لے کر نہ یا اس لشکر میں رقتہ رقتہ ہیں
 اردو بولی پیدا ہو گئی تھی۔ اس بولی میں کچھ لفظ ہیں عربی سنسکرت ترکی
 کشمیری چینی مرہٹی ہر بولی اس میں پائی جاتی ہے اور سب بولیاں گڑبگڑ کر
 یہ زبان پیدا ہوئی ۔

غرض چونکہ بادشاہان وقت کی زبان فارسی تھی ہر ایک کو فارسی کا شوق پیدا
 ہوا جیسا کہ اندون انگریزی زبان کا ہے لیکن فارسی زبان میں عشق عیاشی
 کی کتابیں تو بہت ہیں مگر حساب ہندسہ تاریخ جغرافیہ ریاضی حکمت منطق
 وغیرہ معلوم کی کتابیں اس زبان میں کم ہیں پس خواہاں علم کے واسطے اس زبان
 کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اس واسطے کہ علم اس زبان میں نہیں اور جو ہے وہ دوسری
 زبان سے ترجمہ کر لیا گیا ہے ۔

اب تم کو یہ استفسار کرنے کا موقع ہے کہ فارسی میں علم نہیں تو پھر کس غرض
 سے اسکی تعلیم ہوتی ہے میرے نزدیک صرف اپنی اردو زبان کی تکمیل کرنے
 کے واسطے اسکی ضرورت ہے کیونکہ اردو میں زیادہ تر فارسی کے لفظ ہیں
 جو شخص فارسی نہیں جانتا اور اسکی اردو درجہ تکمیل کر نہیں سکتی ۔

ہر ایک زبان میں تین طرح کے لفظ ہوتے ہیں اصنافی اور مبیہات یا چیزوں کے
 نام ہونے والے جیسے ہاتھی گرا اور غلہ گٹا یا فارسی زبان میں شکر
 گیسار اینداز اور کچھ اور۔ لیکن ان شخص چیزوں کے نام انگریزی

لیکن آدمی یا جانور جو کام کرے یا جو حرکت اوس سے سرزد ہو اوس کام اور
حرکت کا بیان ہوتا ہے مثلاً کھانا سونا چلنا یا فارسی میں خوردن یعنی
خوردن اب دیکھو تو سونا ایک حرکت ہے کہ آدمی اور جانور کرتے ہیں جب کام
تھک جاتے ہیں تو تھوڑی دیر جو اس کو محنت سے معطل رکھ کر آرام لینے میں
اسی آرام کا نام سونا ہے اس اعتبار سے سونا ہی اسم ہوا لیکن سونے کا
بیان اس طرح کہ میں سونا تھا ہم سوجاؤ وہ کب ہووے گا یہ سب بل ہیں۔
اسم و فعل میں ایک وجہ امتیاز وقت ہے یعنی اسم میں وقت کا مشول نہیں ہوتا
اور فعل کے معنی میں ہمیشہ وقت ہو اگر تاسیہ وقت میں قسم کھا رہا ہو
ہوئی اور آئے والا مستقبل اور جو بالفعل موجود ہے حال اب دیکھو کہ گھوڑا اگر فاس
جانور کو کہتے ہیں وقت کا اسمین کچھ فعل نہیں اور گھوڑا سوتا ہے اس لفظ
سوتا ہے میں وال کا زمانہ موجود ہے پس سوتا ہے فعل ہوا اور فعل کے معنی
ہیں کام اور بعض الفاظ ایسے ہوتے جاتے ہیں کہ نہ کسی چیز کا نام ہیں اور نہ کسی
کام کا بیان لیکن باتوں کے جوڑ توڑ واسطے کی طرف سے ہوتے ہیں جیسے سے
اور بیچ یا میں اور تک اور پر اور کو یا فارسی میں از اور در اور بہ اور آ وغیرہ
ایسے الفاظ سے عبارت کا جوڑ توڑ اس میں ملتا ہے کہ میں درہی سے چوکی دیکھا
تک درہی پر سوار ہو کر آیاں انہی کی توجہ کی وجہ اور توجہ ریل و سارا اسم ایک
تھوڑا اور ایک تھوڑا اور دیکھتے ہیں کہ میں نہیں آتا کہ فاعل کی ایک تھوڑا

عبارت میں ہر ایک حرف سے اس کا مطلب ظاہر ہے کہ سفر وہی ہے جس کے لئے
ہوا اور وہی پور کی چوکی تک ختم ہوا اور اس تمام راہ میں سفر کرنا والا
سوار تھا۔

چاہتا ہے سیکھنا اگر صرف کو اسم یعنی نام جیسے عمرو زید فعل کے معنی ہوئے اردو میں کام وقت ہو سو جو ہے وہ حال ہے کہتے ہیں ماضی او سے جو ہو چکا صرف دو لفظوں میں صرف ایک لفظ	سیکھ رہا ہے اسم و فعل وقت کو وقت کی اس میں نہیں رہنا تیسرا وقت کا ہے شرط اور میں انشاء اور جو آئے کو ہے استقبال ہے ہو گزرنا پاس کا یا دور کا ور نہ تھا اور اس کا ہے معنی خطا ہے
---	--

جس کام کو تنہا ایک شخص نے شرکت دو سے کسی شخص کے پورا کرنا اور اس کو فعل لازم
فعل لازم کہتے ہیں مثلاً خفتن سونا نالیدن رونا آمدن کا لیکن جس کام کے
پورا کرنے کو دو سے کسی شخص کی شرکت و کار ہو وہ فعل متعدی ہے جیسے پڑھنا
پالنا نادن بارنا اب پانا ایسا فعل ہے کہ جب تک دو شخص نہیں اور اس کا وقوع
ممکن نہیں ایک پالنے والا دو سارا وہ جسکی پرورش ہوتی ہے جیسے دایہ بچہ
پالتی ہے اگر بچہ ہو تو دایہ اسکو پرورش کرے گی پس دایہ اور بچہ دو شخص ہیں
جسکی شرکت سے پالنا واقع ہوتا ہے اس طرح مارنا ایک مارنا والا اور مارا
اس کو تیسرا شخص ہے کام کو پورا کرنا ہے وہ داخل ہوا جاتا ہے مثلاً مارا چنہ

سو نیوالا نالندہ رویوالا آئندہ آئندہ اپوالا پروردہ پائندہ انا ترندہ مارنیوالا
 اور جسکی شرکت سے کام پورا ہوا ہو وہ مفعول ہے جیسے پروردہ پالا ہوا زندہ پیا
 اس مقام پر اتنا ہی سمجھ لو کہ فاعل و مفعول تو وہ شخص ہو جس سے یا جسکی شرکت
 سے فعل کا وقوع ہوا مثلاً خالد نے ولید کو مارا ہو تو مارنیوالا خالد فاعل ہے
 اور مار کاہنیوالا ولید مفعول لیکن مارکٹائی کے تعلق سے جو خالد اور ولید
 میں ایک بات یا ایک صفت پیدا ہوئی جس لفظ سے اس صفت کا بیان ہو
 یعنی زندہ اور مرد یہ لفظ اسم فاعل و اسم مفعول بولے جاتے ہیں
 گویا مارکٹائی کے تعلق سے دونوں لڑنیوالا ان کا یہ نیا نام رکھا گیا۔

مرنیوالا یہ ہے جانتا لازم	مفعولی ہے فعل یا لازم
ایک فاعل سے جو تمام ہوا	فعل لازم بس اس کا نام ہو
اور ہر فاعل سے پہلے درگڑا	مفعولی ہوا انتخاب اس کا
جیسے ہونا کہ سو نیوالا ایک	اور کے اتمام کو ہے کافی
اسے کہ وہ شخص ہیں درگا	مارنیوالا اور جو کھائے مار

اسی میں جو اسم کسی شخص یا چیز کا نام ہیں وہ تو جامد کہلاتے ہیں جن سے
 ان کو وہ صفت لفظ نہیں نکلتا اور نہ وہ کسی سے نکلے ہیں اور جو اسم کسی
 نام یا حالت کا نام ہیں وہ متعدی ہیں جس سے بہت لفظ نکلتے ہیں مثلاً آنا
 پس سے آنا آیا۔ تم آؤ گے۔ آنا تھا۔ آئے ہو۔ آئے ہو گے۔

مت آؤ و عیش و شکر سے یہ الفاظ جو مصدر سے نکلے ہیں مستقبل ہیں اور مشتقات کہلاتے ہیں اور ہر ایک لفظ صیغہ اسمی و امر کی فارسی ہے سیکھتے نہیں آتی ایسا کوئی قاعدہ نہیں کہ اگر تم کہو ٹے کہ فارسی اس پ جائے ہو تو اس کے ذریعہ سے ہاتھی یا چیتے کی فارسی بھی تم خود بنا لو جو اند کے سیکھنے کے واسطے نصاب لغت ہے لیکن ایسے قاعدے مقرر ہیں کہ مصدر کے جاننے سے اس کے مشتقات تم خود جان اور بنا سکتے ہو ہر ایک مشتق کو بطور لغت جداگانہ سیکھنا ضرور نہیں۔ مشتقات کو جاننے کے واسطے اتنا البتہ ضرور ہو گا کہ پہلے مصدر کو پہچان لو اور پھر مشتقات کے استخراج اور بنانے کا قاعدہ سمجھ لو سو مصدر کی پہچان اردو میں یہ ہے کہ اس کے آخر میں لفظ نا ہوتا ہے جیسے آنا جانا کہانا سونا لانا اور فارسی میں لفظ دن یا تن مصدر کے آخر میں ہوتا ہے مثلاً آمدن رفتن خوردن حضن آؤدن

مصدر فارسی کو ہم میں	آخر تن ہست لفظ دن یا تن
اس کو اردو میں اس سے پہچانا	کہ ہے آخر میں اس کے لفظ نا

مشتقات کے استخراج کا قاعدہ جاننے سے پہلے تم کو جاننا چاہیے کہ مشتقات کس کس قسم کے اور کتنے ہوتے ہیں۔

فتمون کی اگر پوچھو تو فضل کی بڑی تین صرف تین ہیں جنہی مستقبل اور حال اس واسطے کہ زمانہ اور وقت بھی صرف تین قسم کا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا

لیکن مستقبل کے سوا ماضی اور حال میں کچھ تفریق ہو کر تسمین یاد دہ ہو گئی
 ہیں مثلاً ماضی و فعل ہے جس سے گزرا ہوا وقت معلوم ہوتا ہو لیکن وقت کو
 تو خدا نے بڑی وسعت دی ہے ابتدا سے آفرینش آدم سے اس وقت تک
 ہزاروں برس کا وقت سب گزرے ہوئے میں داخل ہے پس گزرے
 ہوئے وقت میں پہلی تفریق یہ ہوئی کہ پاس کا گزرا ہوا ہے یا مدت کا جس
 ماضی بعید اور ماضی قریب ماضی کی دو قسمیں پیدا ہوئیں اور حسین قریب بعد سے
 بحث نہو مطلق گزرنا معلوم ہوتا ہو وہ ماضی مطلق۔ ان تین قسموں کے علاوہ
 ماضی کی تین قسمیں آؤ زمین ایک تمام جسکے معنی میں گزرنے کے علاوہ مہول
 منقطع ہونا پایا جاتا ہے جیسے کرتا تھا آتا تھا دوسرے احتمالی جسکے واقع ہونے
 میں شک ہو جیسے آیا ہوگا تیسرے تمنائی جس میں آرزو پائی جائے جیسے کاش
 وہ ہی آتا تو کیا خوب ہوتا۔ حال کا زمانہ ایسا تنگ ہے کہ اوس میں گنجائش نیم
 و تفریق کی نہیں لیکن امر اور نہی فعل کی دو قسمیں حال میں داخل ہیں امر
 حکم کو کہتے ہیں جیسے بخوان پڑہ۔ کن کر۔ بشنوسن۔ بگیر لو اور نہی امر کے خلاف
 یعنی مانعت کو کہتے ہیں مثلاً استنیزمت لڑ۔ کن مت کر۔ مخپ مت سو۔ چونکہ
 امر و نہی دونوں میں زمانہ حال ہے یہ دونوں قسمیں بھی حال کا ضمیمہ ہیں۔
 بالخصوص حال کا ایک فعل ایسا ہے جو حال و استقبال دونوں زمانوں پر دلالت
 کیا کرتا ہے مثلاً پانی بر سے تو انسان بویا جائے بر سے اور بویا جائے بیشک

فعل ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ماضی نہیں ہیں اور صرف مستقبل ہی نہیں بلکہ
حال کا زمانہ بھی سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ اناج کا
بونا پانی کے برتن پر منحصر ہے اب برتن لگے تو ابھی بونا شروع ہو جائے گا

اور کل جیسے توکل اور پرسون بریسے تو پرسون ایسے فعل کو مضارع
کہتے ہیں یہ ایک عربی کا لفظ ہے اسکے لغوی معنی ہیں وہ عورت جو دو بچوں کو
ایک ساتھ دودھ پلا رہے ہو کہ ایک لفظ سے دو زمانے سمجھے جاتے ہیں اس
مشابہت سے اس فعل کا مضارع رکھ دیا صیغہ کی بناوٹ کے اعتبار سے مضارع
حال کے ذیل میں رکھا اس واسطے کہ فارسی میں مضارع اور حال کا صیغہ ایک
طور کا ہوتا ہے حال میں صرف لفظی اول میں زیادہ ہو جاتا ہے اور اس
نظر سے صیغہ مضارع اصل اور صیغہ حال جمع سمجھا جاتا ہے پس ماضی کی چوتھیں
اور حال اور اسکے دو ضمیمہ امر و نہی ملا کر چار اور مستقبل ایک یہ فعل کی تیسریں
ہوئیں جو مصدر سے نکلتی ہیں اور جنکی اصل مصدر ہے۔

اب یہ بات باقی رہی کہ ہر ایک قسم میں کتنے صیغے ہونگے صیغوں کا شمار فاعل یا
مفعول کی حالت کے شمار پر منحصر ہے اور وہ حالتیں ۲ ہیں دو مؤثر اور ایک
غیر مؤثر۔ مؤثر وہ ہیں جنکے سبب صیغہ بدلتے اور غیر مؤثر وہ جن سے صیغہ
بہرہ اثر ہو حالت غیر مؤثر یہ ہے کہ حال ہو یا مفعول وہ حال سے فانی نہیں ہوتا
بلکہ اس کے بعد تو مذکر یا عورت اور مادہ سے تو مؤثر ہے یہ حالت ہمارے

اس حساب سے فعل کے صرف چہ صیغے ہوتے ہیں واحد غائب جمع غائب
 واحد حاضر جمع حاضر واحد متکلم جمع متکلم پس فعل کی اثنین اور ہر قسم کے
 چہ چہ صیغے کل ۶۶ صیغے ہوئے لیکن ماضی تثنائی میں تین صیغے نہیں آتے
 واحد حاضر جمع حاضر جمع متکلم اور امر و نہی دو وزن میں متکلم کے دو دو صیغے
 نہیں آسکتے اس واسطے کہ حکم ہو یا ممانعت کرنا شخص غائب یا حاضر کی نسبت تو ہو سکتا
 لیکن خود متکلم اپنے تین آپ کیا حکم دیگا یا کیا ممانعت کرے گا ان سے کو ۶۶ سے کم کر دے
 تو ۵۹ صیغے رہے جو مصدر سے نکلتے ہیں یہ تو مصدر لازم کا حال یہ
 اور مصدر متعدی میں ۵۹ کا دو چند یعنی ۱۱۸ صیغے ہوتے ہیں اس واسطے کہ
 مصدر لازم میں صرف ایک فاعل درکار ہوتا ہے اور متعدی میں فاعل کے
 علاوہ مفعول بھی ہوتا ہے اور بطرح فاعل کے تعلق سے صیغہ بدلتا ہے مفعول
 کے تعلق سے بھی بدلتا ہے فاعل کے تعلق سے فعل کو معروف اور مفعول کے
 تعلق سے مہمول کہتے ہیں مثلاً زدن مارنا فعل متعدی ہے زد مارا مہمول
 ہے اور زدہ شد پٹا ماضی مہمول +

اب تم کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مصدر ایک بڑے کنبہ کا باپ ہے اوس کنبہ کا نام
 گردان ہے اور تمام صیغے مصدر کے پوتے پڑتے ہیں اور اگر بولی کو ملک
 فرض کرو اور نظم اور نثر اور قصیدہ اور غزل اور رباعی اور قطعہ اور شعر اور
 مصرع اوس ملک کے بڑے چوٹے شہر اور قصبہ اور گاؤں اور بازار اور محلہ اور

اور گلی بھہو تو تم پاؤ گے کہ کوئی جگہ باوا مصدر کی اولاد سے خالی نہیں۔
مصدر کی نسل کو یا اس ملک کے آوے میں پھیلی ہوئی ہے اور اگر تم ان
سب کو جان لو تو ملک زبان میں خاصے جگت آشنا ہو جاؤ گے +

اب اس کنبہ کا ایک دوسرے سے رشتہ ناتانکو بتاتے ہیں اور یہ کہ باوا
مصدر کا خلف اکبر اور ولیعہد کون ہے سو مصدر سے بلا تو سطر صنف صنفی مطلق
پہلا صیغہ واحد غائب نکلا ہے اسطور پر کہ مصدر کا نون حذف کر دیا جائے جو

باقی رہا وہ ماضی مطلق کا پہلا صیغہ ہوگا جیسے آیدن سے آید نزدن سے نزد
جائفتن سے رفتن۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جب بھی مطلق کا پہلا صیغہ بن گیا تو خود
مطلق کے باقی باقی صیغے اسی سے بن جاتے ہیں اسطور پر کہ جمع غائب کی

علامت تہ یا واحد حاضر کی ہی یا جمع حاضر کی یہ یا واحد مکمل کی تم یا جمع مکمل
کی تم اسکے آخرین لگا دیجائے انین ہی اور یہ اور تم سے پہلے ہی کے
لحاظ سے صیغہ ماضی کا حرف آخر کسور ہو گا ہی سے پہلے کسرہ ظاہر اور یہ اور

تم سے پہلے کسرہ معذولہ اور تہ اور تم سے پہلے مفتوح جیسے آمد آمد آمد آمد
تم آمدیم جب مطلق کے چہون صیغہ بن گئے تو قریب بعید اور
ن اور مستقبل سب بھی مطلق سے بنتے ہیں انین سے ہر ایک کی ایک

نہر سے قریب کی است بعید کی بود احتمالی کی باشند تمام کی سے
سے مہول مستقبل کی خواہہ انین سے تمام اور مستقبل کی علامت

صیغہ مطلق کے پہلے لگائی جاتی ہے اور باقی علامتیں آخر میں۔ ان علامتوں کو دو قسم کی علامتیں ہیں بعض حرف ہیں جیسے می اور یاے جہول اور باقی سبجا خود فعل۔ جو حرف ہیں اونہیں صیغہ کا وہ رد و بدل جو فاعل و مفعول کے تعلق سے ہوتا صیغہ مطلق پر ہوتا ہے اور علامت تبدیل ہونے سے محفوظ رہتی ہے اور سبجائے خود فعل ہیں اونہیں بالکس ہے یعنی صیغہ مطلق تصرف سے محفوظ رہتا اور خود علامت میں معمولی اور مقرری تصرف ہوتا ہے مگر علامت سے محفوظ رہتا ہے۔ علامت خلاف قیاس ہے۔ علامت فعلی میں جو علامت سبجائے خود فعل اور ماضی کے آخر میں بڑھائی جائے تو صیغہ ماضی کے آخر میں باقی فعلی آؤں گا کی جاتی ہے یہ ظاہر کر کے نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ یہ صرف اس واسطے زیادہ کی گئی ہے کہ ماضی کے حرف آخر کا زبر ظاہر ہو ۔

بتاؤں ہنی کی تہ کو تمہیں کہ چہ ہن گنتی میں جان بہا
 ہے پہلے مطلق جو توں مصدر کو حذف کر ڈالو بے محابا
 قریب جو پاس کی ہو گزری ہے اس کے آخر میں است ظاہر
 بعید گزری ہوئی ہے مدت کی بود ہوتا ہے اس کا آخر
 ہے احتمالی کہ حسین شک ہو نشان اس کا لفظ باشد

تمام ہے پانچویں چنانچہ زدن سے کوئی بنائے می زد
 اے جگہ گردان کلمہ تین صیف آئے

لگائے مطلق میں یا بے بھول جو متائی کو بنائے

گرچہ مستقبل ہے ہی کے خلاف	پر بنا ماضی سے ہے بے اختلاف
صیف ماضی پہ تو خواہد لگا	جس طرح سے خواہد آمد آوے گا

ماضی کی ذریعات تو بے ہوئی اب حال اور اس کے توابع باقی رہے اس
 گروہ میں مضارع اصل ہے سوا اسکے بنائے کا کوئی قاعدہ قیاس نہیں
 محض سماعت پر انحصار ہے البتہ صیف واحد غائب مضارع کی یہ معمولی شناخت
 ہے کہ اس کے آخر میں وال ماقبل مفتوح ہوتی ہے اور باقی صیغوں میں علامت
 معمولی ہوتی ہیں جیسے آید آئید آئی آئید آئیم مضارع کے
 صیغوں پر لفظ می لگادیا جائے تو حال کے صیف بن جائینگے۔

لفظ سے لاؤ گر مضارع پر	حال بن جائے اے کرم گستر
------------------------	-------------------------

واضح ہو کہ اسے اسی علامت م اور دال دونوں کی علامت ہے مگر تمام کا
 صیغہ مطلق ہوا ملک ہے اور حال کا صیغہ مضارع ہے امر کے
 صیغہ بعینہ مضارع کے چھٹے ہوتے ہیں اس فرق سے ہر امر کے صیغوں کے
 اکثر باندھ دیے گئے ہیں مگر اگر باندھ کی مضارع کے صیغوں پر ہی ہوتی
 ہے اس واسطے باندھ سے امر کی شناخت کچھ ٹھیک نہیں صرف سیاق و سباق
 سے امر و مضارع میں امتیاز کرنا درست ہے امر کی گردان میں واحد
 کا صیغہ اصل امر ہے اور جب مطلق امر کہا جائے تو یہی واحد ہے

سمجھنا چاہئے کہ اس کی علامت واحد حاضر میں ہوتی اور مضارع کے
 واحد غائب سے دال گردا دی جائے تو امر بن جاتا ہے جو حال امر کا ہے
 وہی ہنی کا ہے ہنی کے اول میں نون لگایا جاتا ہے اور صیغہ حاضر میں م

امر	بیاید	بیایند	بیا	بیامید
ہنی	نیاید	نیایند	میا	میامید

مضارع کی گر پوچھتے ہو علامت	ہے دال اور کے آخر میں حضرت
اور اس دال کے پہلے دائم زبر ہے	گری دال تو امر لے خوش سیر ہے
اور اس امر پر بایے زائد لگانا	یہ دستور ہے اس میں کچھ شک نہ لانا

واضح ہو کہ فعل مجہول کی علامت لفظ شد ہے موشد ماضی کے ساتھ حضور
 ہے ہنی اور جو ہنی سے بنتا ہے سب میں مجہول کے واسطے شد آؤں گا

جہاں جہاں معروف میں ماضی کے صیغہ میں تصرف ہوتا ہے وہاں مجہول
 میں لفظ شد میں ہوگا اور مضارع اور جو مضارع سے بنتا ہے اسکی علامت
 لفظ شود ہے شد جو علامت ماضی مجہول ہے بجائے خود شدن مصدر کی ماضی
 ہے اور شود اسی شدن کا مضارع ہے مگر دوسرے مصادر کے لئے علامت
 مضارع مجہول ہے جہاں معروف میں مضارع کو تصرف ہوتا تھا مجہول میں شود
 کو ہوگا۔ وہ قاعدے جو مجہول سے مخصوص ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔
 ماضی مجہول بنانے میں ماضی کے آخر میں ہائی مخفی لگا دو جو اسکو لفظ شد علامت
 مجہول سے جدا کرنے کے لئے کہ شد بجائے خود ماضی ہے اگر ہائی مخفی نہ ہوگی تو دو
 فصل بے فصل جمع ہو جائیں گے مثلاً گردن سے گرد ماضی معروف ہے اور گردہ
 مجہول اب گردہ شد کو صیغہ واحد مجہول قریب بعید و احتمالی و تمنائی ہر ایک کی
 خاص علامت لگا کر بنا لو۔ قریب بعید و احتمالی میں وہ ہائی مخفی جو اصل
 صیغہ ماضی میں لگائی جاتی تھی اب شد میں لگائی جائیگی کیونکہ ماضی معروف میں
 شد کے ملنے سے ہائی مخفی لگائی جا چکی ہے اس سے قطع نظر کر کے دیکھو تو است
 و بود و باشد صیغہ مطلق کے آخر میں بفضل ہائی مخفی لگائے جاتے ہیں اور
 مجہول کا صیغہ کردہ شد ہے تو است و بود و باشد کو کردہ شد کے بعد آنا چاہیے
 اور ہائے مخفی شد کے بعد ہونی چاہیے۔ تمام مجہول مستقبل مجہول میں علامت
 تمام مستقبل لفظ شد پر لگائی جائیگی اور ماضی معروف کا صیغہ ہائے مخفی لگا ہوا

تصرف سے محفوظ رہیگا۔ مضارع مہول کی علامت شود ہے لیکن شود خود
 شدن سے صیغہ مضارع ہے مضارع مہول بنائے کیواسطے اگر مضارع مہول
 میں شود لگایا جائے تو دو مضارع جمع ہوں اسواسطے ماضی میں بفصل ہا مخفی
 شود لگایا جاتا ہے جیسے کردہ شود اب کردہ شود کو مضارع کا اصل صیغہ سمجھ کر
 امر ذہنی بقاعدہ معروف بنا لو۔ زدن کی گردان جو آگے لکھی جائے گی
 اوسمیں مہول کے سبقت عدون کی مثالیں موجود ہیں جب کوئی فعل واقع یا
 سرزد ہوتا ہے تو فعل کے تعلق سے فاعل اور مفعول دونوں میں ایک صفت
 پیدا ہوتی ہے مثلاً زید کو بکر مارتا ہو تو مار کے تعلق سے بکر زندہ یعنی زائید
 اور زید زدہ یعنی پتا ہوا کہا جاتا ہے فاعل کی صفت کو اسم فاعل اور مفعول
 کی صفت کو اسم مفعول کہتے ہیں اور انکے صیغے بھی مصدر سے نکلتے ہیں
 فعل نہیں ہیں۔ اسم فاعل اسم مفعول دونوں میں دو دو صیغے
 ہوتے ہیں واحد و جمع۔ اسم مفعول تو ماضی مطلق سے بنتا ہے اس لیے
 سے کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخرین ہ لگا دیجائے کہیں ماضی
 آخرین ہائے زائد بھی ہوتی ہے اور ایسی صورت میں ماضی و مفعول میں زائد
 پیدا ہوتا ہے جو سیاق مطلب سے رفع ہو سکتا ہے

جو ماضی کے آخرین ہو ہے لگی	تو مفعول ہے بہت سمجھ دال لگی
وہ لگاہ ہوتی ہے ہے زائد	نہیں جس سے معنی میرا ہے

فَاعِل امر حاضر سے بنتا ہے خالص مر کے صیغہ کے آخرین ندہ لگا دیا جائے

اگر امر سے کوئی فاعل بنائے تو تون اور دال اور ہے کو ملائے

صیغہ جمع اسم فاعل و اسم مفعول بنائے گا ایک قاعدہ ہے کہ اگر فاعل و مفعول

روح حیوانی نہ کہتا ہو تو واحد کے صیغہ کے آخرین الف زیادہ کر دیا جائے مثلاً

کردن سے کرد ماضی مطلق کردہ مفعول واحد کردہا مفعول جمع اور کنز مضارع

کن امر کنند اسم فاعل واحد کنندہا اسم فاعل جمع اور اگر فاعل مفعول روح

حیوانی نہ کہتا ہو تو ہاے صیغہ مفرد کو گان سے بدل کر آخرین الف اور تون لگا دیا

جائے مثلاً کردگان کنندگان۔ فعل لازم میں ۹ صیغہ اور متعدی میں ۱۱

شکو پھلے گنوائے تھے اب لازم میں اسم فاعل کے ۳ اور متعدی میں اسم فاعل

و اسم مفعول کے ۴ اور جمع کر لو تو فعل لازم میں ۶۲ اور متعدی میں ۴۴ صیغہ

ہوئے ان سب میں صرف ماضی مطلق کا پہلا صیغہ اور مضارع کا پہلا صیغہ دو

اصل ہیں باقی سب فرع یعنی ماضی کے ذیل میں ماضی مطلق کے باقی ۵ صیغہ

ماضی قریب کے ۶ ماضی بعید کے ۶ ماضی احتمالی کے ۶ ماضی تمام کے ۶ ماضی

تمنائی کے ۳ مستقبل کے ۶ اسم مفعول کے ۳ جملہ ۴۱ صیغہ ہیں اور مضارع

کے ذیل میں مضارع کے باقی ۵ صیغہ حال کے ۶ ہر کے ۴ ہنہ کے ۳ اسم فاعل

کے ۳ جملہ ۲۲ صیغہ ہیں بطور مثال ایک مصدر متعدی کی پوری گردان کھجی بتی

۶ اومیں ہر ہر صیغہ کی بناوٹ پر غور کرو کہ سطح بنایا گیا ہے اور بتعلق زمانہ

فاعل یا مفعول کس معنی پر دلالت کرتا ہے جب تم یہم ایک گردان ہی خوب سمجھ کر
یاد کر لو گے تو پھر تم اسی قیاس پر جملہ مصادر کے گردان پر بخوبی قادر ہو جاؤ گے +
گردان یکہمی

مصدر	زیدن مارنا	زید	زید	زید	زید	زید
مضی مطلق معروف	زار	زود	زیدی	زیدی	زیدی	زیدی
مضی مطلق مجهول	زده شد	زده شد	زده شد	زده شد	زده شد	زده شد
مضی قریب معروف	زده است	زده اند	زده ای	زده ای	زده ام	زده ایم
مضی قریب مجهول	زده است	زده اند	زده ای	زده ای	زده ام	زده ایم
مضی بعید معروف	زده بود	زده بودند	زده بودید	زده بودید	زده بودم	زده بودیم
مضی بعید مجهول	زده بود	زده بودند	زده بودید	زده بودید	زده بودم	زده بودیم
مضی احتمالی معروف	زده باشد	زده باشند	زده باشید	زده باشید	زده باشم	زده باشیم
مضی احتمالی مجهول	زده باشد	زده باشند	زده باشید	زده باشید	زده باشم	زده باشیم
مضی تمام معروف	زده	زده	زده	زده	زده	زده
مضی تمام مجهول	زده	زده	زده	زده	زده	زده
مضی تنہائی معروف	زده	زده	زده	زده	زده	زده
مضی تنہائی مجهول	زده	زده	زده	زده	زده	زده

مصدر	زیدن	زاید	زاید	زاید	زاید	زاید
ضمی تمنائی مجهول	زده شد	زده شد	زده شد	زده شد	زده شد	زده شد
مستقبل معرف	خواهد زد	خواهند زد	خواهی زد	خواهید زد	خواهم زد	خواستم زد
مستقبل مجهول	زده خواهد شد	زده خواهند شد	زده خواهی شد	زده خواهید شد	زده خواهم شد	زده خواستم شد
اسم مفعول	زده	زده	زده	زده	زده	زده
مضارع معرف	زند	زنند	زنی	زنید	زنم	زنید
مضارع مجهول	زده شود	زده شوند	زده شوی	زده شوید	زده شوم	زده شوید
حال معرف	زنده	زنند	زنی	زنید	زنم	زنید
حال مجهول	زده می شود	زده می شوند	زده می شوی	زده می شوید	زده می شوم	زده می شوید
امر معرف	بزن	بزنند	بزن	بزنید	بزنم	بزنید
امر مجهول	زده شو	زده شوند	زده شو	زده شوید	زده شوم	زده شوید
نهی معرف	نزن	نزنند	نزن	نزنید	نزنم	نزنید
نهی مجهول	زده نشو	زده نشوند	زده نشوی	زده نشوید	زده نشوم	زده نشوید
اسم فاعل	زننده	زنندگان	زننده	زنندگان	زننده	زنندگان

سے بنانے کا تو قیاسی قاعدہ ہے لیکن مضامین کا
 بننا اس سے بھی آسان ہے۔ چونکہ ہم کو صحت و درست بنانا
 خود بنانا سیکھنا ہے۔ یہ کہہ عام قاعدہ نہیں کہ ہر ایک
 میں ایسا کر لینی مصدر نہیں جس سے اس میں نہ آتی ہو اور
 اس میں نہ ہونے پڑے۔ میں اپنی ماضی کی چیزیں مستقبل ماضی
 میں مضامین کے طور پر بن جاتے ہیں۔ مضامین نہیں آتا پس حکم
 ہے نہ امر نہ نفی نہ قائل +
 اثر استعمال میں آئے ہیں لکھے جاتے ہیں

میں نے اسی قاعدہ سے
 بنانا چاہا ہے کہ تمام
 مصدر بن کر لکھے جائیں
 جب ماضی آتی تو مصدر
 یہ سب ہی ضرور آئیں
 مضامین نہیں آدے
 ذیل میں چند مضامین

مضامین	معنی اردو	مضامین	معنی اردو
آسودن	آرام کرنا۔ آسودہ ہونا	آسودنا	آرام دینا
آشامیدن	پینا	آشامیدن	پینا
آشوبیدن	پریشان کرنا۔ پریشان ہونا	آشوبیدن	پریشان کرنا۔ پریشان ہونا
آغازیدن	شروع کرنا	آغازیدن	شروع کرنا
آفریدن	پیدا کرنا	آفریدن	پیدا کرنا
آزادیدن	آزاد کرنا	آزادیدن	آزاد کرنا
آزمودن	آزمودنا	آزمودن	آزمودنا

معنی اردو	اصطلاح	معنی اردو	اصطلاح
	افزاشتن	بھڑنا	اگدن
افروزد	افروختن روشن کرنا	آلودہ ہونا	آلودن
افزاید	افزودن بڑھنا۔ بڑھانا	آماس	آماسین
افسد	افسردن ٹھٹھڑنا	آمرزد	آمرزین بخشنا
افشارد	افشاردن جھاڑنا۔ پھوڑنا	آموزد	آموزتن سیکھنا۔ سکھانا
	افشردن پھوڑنا		آمودن بھڑنا۔ سنوارنا
افگد	افگدن ڈالنا	آتمیزد	آتمیختن ملنا۔ ملانا
انبار	انباردن پائنا۔ ڈھیر کرنا	آویزد	آویختن لٹکانا۔ لٹکانا
	انپاشتن پائنا۔ ڈھیر کرنا	ارزد	ارزیدن قیمت پانا
انجامد	انجامیدن تمام ہونا	استد	ایستادن کھڑا ہونا
اندازد	اندازتن ڈالنا۔ پھینکا		استردن مونڈنا۔ صاف کرنا
اندوزد	اندوزتن جمع کرنا	افتد	افتادن گر پڑنا
انداید	اندودن لینا۔ طمع کرنا	افرازد	افراختن بلند کرنا

انام	سجده کرد	سجده کرد	سجده کرد
از بختن	او نه ناما	انگیزد	
باختن	از ناسه کیلنا	بازد	
اریدن	بر سر برسانا	بارد	
ستن	سینا	بافد	
اییدن	از ناسه کیلنا	بالد	
ستن	از ناسه کیلنا	باید	
ستن	بخشنا	بخشنا	
بخشنا	بخشنا	بخشنا	
پاشنا	پاشنا	پاشنا	
پاشنا	پاشنا	پاشنا	

معنی اردو	پنجابی	معنی اردو	پنجابی
پوید	پویدین	پکید	پکیدین
پیچ	پیچیدن	پزد	پزیدن
پیراید	پیراٹن	پذیرد	پذیردین
پیوند	پیوستن	پر دازد	پر دازدین
پیامید	پیامیدن	پرستد	پرستدین
پ		پرستد	پرستدین
تا زد	تا باختن	پزورزد	پزورزدین
تا بد	تا فتن	پر د	پر دین
تپد	تپیدن		تپیدن
تراشد	تراشیدن	پڑوهد	پڑوهدین
تراود	تراویدن	پسند	پسندین
ترسد	ترسیدن	پندارد	پنداردین
	تقش	پوشد	پوشدین

[illegible]

کلمه	معنی آن در فارسی	کلمه	معنی آن در فارسی
طییدن	چوبه‌ها	خلد	دخشیدن چکنا
نوشیدن	چپ رهنا	خوشد	دروون کاژنا
تیدین	تیر یا هونا	خمد	دیرین پهاژنا
خندیدن	همنسنا	خندد	دزدیدن چوژنا
خوایین	هونا	خوابد	دسیدن اوژنا طلوع کرنا پچوژنا
خوآین	چاهنا	خواهد	دوختن سسینا
خوآین	پژینا - بلانا	خواند	دوشیدن اوژنا
خوزین	کمانا	خورد	دویدن دوژنا
خوشیدن	سوکنا	خوشد	دیرین و کپنا
	و		
دادن	سینا	داد	راژن مانگنا - چلانا
دشتور	کنا	دازد	دوون لوانا - او کپنا
دشتور	دانا	دازد	دوون لوانا

معنی اردو	معنی اردو	معنی اردو	معنی اردو
رنگین	رنگا	رزد	ز
چوٹنا	چوٹنا	زادن	جننا
اوگنا	اوگنا	زایدین	جننا
پہنچنا	پہنچنا	زاریدن	رونا
کاتنا	کاتنا	زدن	مارنا
جانا چلنا	چلنا	زیتن	جینا
بھارنا	بھارنا	س	س
بھاگنا	بھاگنا	ساختن	موافقت کرنا - بنانا
آزردہ ہونا	آزردہ ہونا	ساییدن	پینا
اوگنا	اوگنا	دن سپر	سونپنا
چوٹنا	چوٹنا	ستائیدن	برائنا
چھگانا - بیٹنا	چھگانا - بیٹنا	دن ستر	مونڈنا - مونڈوانا
کاتنا	کاتنا	ستاؤن	لینا

[illegible]

آ	مے اردو	آ	مے اردو
طرازی	نقش کرنا	طرازی	نقش کرنا
طلبین	بلانا - چاہنا	طلبین	بلانا - چاہنا
	غ		غ
غلطین	لوٹنا - لیٹنا	غلطین	لوٹنا - لیٹنا
غنودن	اونگھنا	غنودن	اونگھنا
	ک		ک
فتاد	گرنہ - پڑنا	فتد	گرنہ - پڑنا
ستا	ہیچنا	فرستہ	ہیچنا
فرسودن	گھٹنا	فرساید	گھٹنا
فرمودن	فرمانا	فرماید	فرمانا
فروختن	بیچنا	فروش	بیچنا
فریفتن	فریبنا - فریبنا	فریب	فریبنا - فریبنا
فروندن	زیادہ کرنا - زیادہ ہونا	فرازد	زیادہ کرنا - زیادہ ہونا

[illegible]

معنی اُردو	معنی اُردو	معنی اُردو	معنی اُردو
گنجین	سمانا	گنج	نالیدن
ل			نامیدن
لرزد	کاپنا	لرزد	نشستن
لغزیدن	پهلنا	لغزد	نکوسیدن
لیدن	چاٹنا	لیدن	نگاشتن
م			نگریستن
نالیدن	ملنا	مالد	نمودن
ماندن	رهنا	ماند	نواختن
ماستن	مشابه ہونا	ماند	نوریدن
مردن	مرنا	میرد	نوشتن
مکیدن	چوسنا	مکد	نوشتن
ن			نوشتن
نازیدن	ناز کرنا	نازد	نہانا

صدر	مضی اردو	صدر	مضی اردو	صدر	مضی اردو
ہفتن	چھپانا۔ چھپنا	ہفتن	چھپانا۔ چھپنا	ہفتن	چھپانا۔ چھپنا
نوشیدن	سننا	نوشیدن	سننا	نوشیدن	سننا
وزیدن	اختیار کرنا۔ مشق کرنا	وزیدن	اختیار کرنا۔ مشق کرنا	وزیدن	اختیار کرنا۔ مشق کرنا
ورغلانیدن	بھگانا	ورغلانیدن	بھگانا	ورغلانیدن	بھگانا
وزیدن	ہوا چلنا	وزیدن	ہوا چلنا	وزیدن	ہوا چلنا

فعل لغوی کا نتیجہ حاصل مصدر کہلاتا ہے جیسے کرنا فعل ہے اس کا نتیجہ ہے کام سونا فعل ہے اس کا نتیجہ ہے نیند اس کا بھی اکثر ایک صیغہ ہوتا ہے لیکن اسکے بنانے کا کوئی ایک خاص قاعدہ مقرر نہیں کہی امر کے آخرین ش لگانے سے بنتا ہے جیسے بارش خواہش سازش کاہش آلاش آسائش اور کہی اسم صفت کے آخرین یاے معروف لگانے سے مثلاً خوبی رسوائی بینائی دانائی گویائی اسماء صفتی جنکے آخرین ہے ہوا دین یاے مصدر کی لگانے سے دور ہو جاتی ہے اور گاف اس کی جگہ آجاتا ہے مثلاً آسوی یہودگی کشادگی اور کہی ماضی کے آخرین لفظ آرٹرا دینے سے جیسے

رفتار کردار ویدار اور کہی دو متضاد المعنی مصدر و ن کی دو ماضیان مکر
 حاصل مصدر کے معنی پیدا کرتی ہیں جیسے آمد و رفت نشست و برخاست
 اور کہی ماضی و امر مکر صیغہ حاصل مصدر ہوتے ہیں مثلاً جستجو گفتگو شست و
 کہی صرف ماضی کا صیغہ حاصل مصدر کی جگہ مستعمل ہوتا ہے مثلاً آمد گفت
 گشت یون بولتے ہیں کسی آمد ہے اور گفت کی مثال سعدی نے کہا ہے
 دور نہ ماند بہ گفت اور کردار کہی صرف امر کا صیغہ جیسے آروغ اور آغاز
 اسم فاعل بنانے کا معمولی قاعدہ تو اوپر لکھا جا چکا ہے لیکن بعض مرتبہ
 صیغہ فاعل خلاف قاعدہ مذکور بھی بنایا جاتا ہے کہی امر کے آخرین
 الف یا الف نون لگا دینے سے مثلاً دانا بینا گویا جو یا کہ ان الفاظ کے
 معانی دانندہ بینندہ گوئندہ جوئندہ کے ہیں اور گریان خندان جویان پویا
 اور کہی اسم و امر مکر فاعل کے معنی پیدا کرتے ہیں جیسے جہان آفرین
 ہمہ دان خطا بخش گورکن کفش دوز یعنی آفرینندہ جہان و دانندہ ہمہ
 و بخشندہ خطا و کینندہ گور و دوزندہ کفش - اسم و امر کی ترکیب سے معنی
 فاعل کا پیدا ہونا تو اکثر ہے لیکن گاہ گاہ معنی مفعول بھی حاصل ہوتے ہیں
 جیسے پایمال قزاگندہ دگیر کہی اسم میں گار یا گر لگانے سے فاعل ہو جاتا ہے
 جیسے گنہ گار خدمت گار آہن گر زر گر کہی ماضی میں گار یا آر لگانے سے فاعل
 بنتا ہے پروردگار کردگار خریدار پرستار کہی امر میں جیسے آمرزگار

قاعدہ تہدیه

یعنی نخل لازم کو متعدی بنانے کا طریقہ اردو میں بھی نخل لازم کو متعدی بنانے کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً سزا افضل الائم ہے مثلاً نامہ متعدی ہو گیا چلنا چلانا فارسی کا مصدر متعدی امر سے بنتا ہے امر کے آخرین الف زیادہ کرنا ہوتا ہے پہر لفظ نیدن لگا دیا جاتا ہے جیسے خفتن سونا خواب سوخا بانیڈ سکھانا خوردن کہانا خور کھا خورائیدن کہلانا جب مصدر متعدی بن گیا تو پہر اوس سے مثل مصادر اصلی کے تمام صیغے معمولی قواعد مقررہ کے بموجب نکلیں گے ۔

نقطہ

لازم کو آپ اگر متعدی بنائیے	آخرین امر کے الف اول لگائیے
اور اوس کے بعد کیجئے نیدن کو مستند	یہ ہے طریق تہدیه ہذا ہوا الم آذ

قاعدہ

باید اور تواند دو مضارع ہیں باید یا لیستن سے اور تواند توانستن سے سواں دو مضارع کے بعد اگر صیغہ ماضی مطلق ہو تو مصدر کے معنی دیا کرتا ہے جیسے باید رفت یعنی جانا چاہئے اور تواند کرد کرنا ممکن ہے



بیان حروف

الف تہتم کا مے *

(۱) الف دعائیہ صیغہ واحد غائب مضارع کی دال سے پہلے الف زیادہ کیا جائے تو استمرار کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور دعائیں مستعمل ہوتا ہے جیسے کنا و ثواد دہاد لیکن بودن سے بود مضارع میں الف دعائیہ لگایا جائے تو باد کہا جائیگا نہ بواد۔

(۲) الف فاعل امر کے آخرین آتا ہے اور امر کو بعضی فاعل کر دیتا ہے گویا دانا پینا یعنی گو پندہ کہنے والا دانندہ جاننے والا بنیدہ دیکھنے والا (۳) الف تہتم جبکی تہتم کہا دین او کے آخرین لگایا جاتا ہے جیسے حقاً یعنی خدا کی تہتم۔

(۴) الف ندا جبکو پکارین او کے آخرین ہوتا ہے جیسے کریا خدایا یعنی اے کریم اے خدا۔

(۵) الف بمعنی با جیسے شباشب لبالب رنگارنگ گوناگون بمعنی شبشب لب لبب رنگ برنگ گوناگون۔

(۶) الف بمعنی داو عاطفہ جیسے تگا پو یعنی تک و پو۔

ب است طرح کی ہے *

اول باء الصاق جسکے معنی ساتھ کے ہوتے ہیں اور صرف ب اور لفظ با
دونوں کے ایک معنی ہیں مثلاً بابر ان مشین۔

دوم باء سبب جیسے + زندہ است نام فسخ نوشیروان بعدل * یعنی
سبب عدل۔

سوم باء ظرف جسکے معنی بیچ اور مین کے ہوں اور یہ ب ہم معنی لفظ در
کے ہے کہ اس کے معنی ہی بیچ اور مین کے ہوتے ہیں اور اسی واسطے ب
کسی لفظ کے اول میں ب ہوا اور آخر میں در یا اندر تو ایک زیادہ ہوتا
جیسے + بدر یا در منافع بیشمار است +

چہارم باء علو جسکے معنی اوپر ہوں اور اس صورت میں ب ہم معنی لفظ بر
ہوگی اور جب کسی کلمہ کے اوپر ب ہوا اور آخر میں بر تو ایک زیادہ ہوگا جیسے
یکے را بر ہند تاج بخت + دگر را بھاگ اندر آبر و ز تخت +
پنجم باء قسم جیسے بخدا بر تو بجان تو۔

ششم ب بمعنی طرف جیسے رو ب صحرانہا د یعنی جنگل کی طرف مونہہ اوٹھایا +
ہفتم بمعنی برائے جیسے چون بہ نماز برخاستند آئی برائے نماز برخاستند
یعنی نماز کے لیے اُٹھے +

ت اُردو میں واحد حاضر کو تو کر کے بولتے ہیں اس تو کو فارسی میں
تو کہتے ہیں اردو کی تو میں واد معروف ہے فارسی کی تو میں صرف ضمہ مدولہ

اور اس فارسی تو کا مخفف ت ہے جب اسم یا فعل کے آخر میں یہ ت ہو تو ساکن ہوگی جیسے گویت رویت جانت اسکے سواے اور طسج پر استعمال اس ت کا نہیں ہوتا *

بج اسی کو جیم فارسی کہتے ہیں جیسے گ کو کاف فارسی اور ز کو زائے فارسی اس واسطے کہ عربی میں بج اور گ اور ز نہیں ہوتی بلکہ فارسی بان کے ساتھ مخصوص ہیں بج دو قسم کی ہے مفتوح یعنی زبرد والی جیسے چہ اور مکسور یعنی زیر والی جیسے چہ زبرد والی بج تصغیر کے واسطے ہوتی ہے جیسے باغچہ اور زیر والی دو قسم کی ہوتی ہے استفہامیہ جسکے معنی ہوتے ہیں کیا جیسے چہ بیگوید دوسری سببیہ جیسے فلان کس از خدمت معزول شد چہ مرثی بود یعنی فلان شخص نوکری سے موقوف ہوا اس واسطے کہ رشوت لیا کرتا تھا کہ یہاں رشوت کا لینا موقوف ہونے کا سبب ہے *

ش عام واحد غائب کی ضمیر ہے اور جب ضمیر ہوگا تو اس کے پہلے زبر ہوگا اور کبھی علامت حاصل مصدر ہے اس حالت میں اس کے پہلے زبر ہوگا **ک** اسم کے آخر میں تصغیر یا تحقیر کے واسطے لگا دیا جاتا ہے جیسے مرغک مردک یہ کاف ساکن ہے اور کاف مکسور جملہ کے پہلے ہوتا ہے کبھی واسطے بیان کے جیسے عرض می دارو کہ بندہ قرین عافیت ہستم کبھی واسطے سبب و علت کے مثلاً زید انعام یافت کہ در ہم سبحان خود

گوے سبقت برز اور کہی کاف کسور استفہام کے واسطے ہوتا ہے
 استفہام کے لفظ کہ چہ کد ام کجا گئے چند چون چگونہ چرا۔ کہ چہ
 دونوں استفہام کے واسطے ہوتے ہیں لیکن کہ سے ذوی العقول کو
 پوچھتے ہیں اور چہ سے غیر ذوی العقول کو اور کد ام سے دونوں کو اور
 کجا استفہام مکان کے واسطے اور کہ استفہام زمان کے لیے اور چند استفہام
 شمار اور چون و چگونہ استفہام کیفیت و چرا استفہام سبب کے لیے جیسے
 کی آمدی و کجا بودی و چہ نام داری و کد ام کتاب میخوانی و از کہ درس میگیری
 و چند صفحہ یاد داری و چگونہ یاد گرفتی و چرا بابا بحث کنی۔ لفظ کہ و چہ میں جب
 است لگایا جائے تو کسر کی جگہ ہی ظاہر ہوتی ہے جیسے کیت چیت یعنی کہ است و چہ است
 ضمیر واحد متکلم ہے اور اعداد کے آخر میں نسبت کے واسطے لگایا
 جاتا ہے جیسے یکم دوم دہم وغیرہ اور اس کے پہلے ختمہ ہوتا ہے *
 ن مفتوح واسطے نفی کے آتا ہے کہ نہ کہ نہ نہیں کیا اور صرف تان
 اور لفظ نہ دونوں کے ایک معنی ہیں تان کا زبر ظاہر کرنے کو آخر میں ہ
 لگا دی جاتی ہے *

و عطف کے واسطے ہوتا ہے اور دو میں اسکے معنی اور کے ہیں اور او
 کے پہلے اسم ہو یا فعل وہ معطوف علیہ کہا جاتا ہے اور واو کے بعد جو ہو
 معطوف۔ پڑھنے میں واو کو ظاہر نہیں کرنا چاہئے معطوف علیہ کے حرف

آخر پر ضمہ پڑھنا کافی ہے جیسے من و تو کو من تو پڑھتے ہیں •
 دو اصناف کے بعد دیگرے بے حرف عطف آدین تو پہلے ماضی کے
 آخرین لگائی جاتی ہے اور اوس سے ترتیب سمجھی جاتی ہے جیسے سلام
 کردہ نشست سلام کر کے بیٹھا یعنی پہلے سلام کیا پھر بیٹھا گیا یہ تم پہلے
 پڑھ چکے کہ ماضی مطلق کے آخرین لگانے سے مفعول بن جاتا ہے اور کہیں
 آخر ماضی میں بھی ہائے زائد لگا دی جاتی ہے اس صورت میں اوس سے معنی نہیں
 کچھ ہی اثر نہیں ہوتا۔

ی دو قسم کی ہے معروف جسکے پہلے کسرۃ واضح ہو دوسری یا بے مہول
 جسکے پہلے کسرۃ معدولہ ہو۔ یاے معروف آخر اسم میں نسبت کے واسطے لگائی
 جاتی ہے جیسے لاہوری ہندوستانی پنجابی آدمی اور اسم صفت یعنی وہ
 اسم جنس صفت کے معنی پیدا ہوں اوسکے آخرین یاے معروف لگائی جائے
 تو مصدر کے معنی ہو جائے ہیں اور اُس ہی کو یاے مصدری کہتے ہیں جیسے
 خوبی بدی ساز گاری بینائی خوشی بیہوشی کمی بیکاری اور مصدر کے آخرین
 یاے معروف لیاقت کے معنی پیدا کرتی ہے جیسے کشتنی و گردن زدنی و
 خوردنی یعنی قتل کرنے کے لائق گردن مارنے کے لائق کہانے کے لائق
 یاے مہول اسم کے آخرین ایک کے معنی پیدا کرتی ہے اور اوسکو یا وحدت
 کہتے ہیں جیسے بادشاہ ہے ایک بادشاہ مرے ایک مرد نے ایک عورت

اور کہی آخر اسم میں یاے مہول اس بات کے ظاہر کرنے کیلئے ہوتی ہے کہ وہ اسم غیر معین ہے ایسی ہی کو یاے تنکیر کہتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص دے کوئی دل اور کہی آخر اسم میں یاے مہول سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ آگے جو جملہ واقع ہے وہ اس اسم کی صفت ہے جہین یاے مہول لگی ہوئی ہے مثلاً بادشاہ کو روادار و دستم برزیر دست۔ کہ یہاں کہ اور روادار و الخ جملہ بادشاہ کی صفت ہے ایسی ہی کو یاے موصولہ کہتے ہیں اور اس ہی کی شناخت یہ ہے کہ اسکے بعد جملہ ہوتا ہے جو کہ سے شروع کیا جاتا ہے +

ان جمع کی علامت ہے لیکن جاندار چیز کو الف نون ملا کر جمع بناتے ہیں جیسے مردمان گاوان خران اور بے جان چیز کو لفظ ہا لگا دینے سے جیسے آسمان کوزہ ہا خشت ہا۔ اور بعض الفاظ کی جمع اس قاعدہ کے خلاف بھی آتی ہے جیسے سن کی جمع ما اور تو کی جمع شما اور کی جمع او شان +

تا ایک حرف ہے جس سے انتہا کسی وقت یا فاصلہ کی معلوم ہوتی ہے اور جبکہ معنی اردو میں تک ہیں جیسے از دہلی تا بنارس یعنی دہلی سے بنارس تک اور کہی علت اور سبب پر آتا ہے جیسے صبح دم برخیز تا پیش از ہمہ بدر سہی اور کہی تا حرف شرط ہوتا ہے مگر وہ شرط جو وقت سے متعلق ہو جیسے تا تو بہن می رسی من بخدا می رسم +

را بمعنی کو علامت مفعول ہے اور مفعول کے آخر میں ہوتا ہے من اور تو
 دو لفظ ہیں کہ ان کے آخر میں را علامت مفعول لگانے سے دونوں میں
 تخفیف کر دی جاتی ہے من کا نوں اور تو کا واء حذف ہو جاتا ہے جیسے مراد
 مر حرف تخصیص ہے جیسے منت مر خدائے رایا مر اور ار س کبر یا وئی۔
 بر کے معنی ہیں اردو میں اوپر +

تر تفضیل کے لئے ہوتا ہے جیسے بدتر بہتر خوشتر +
 ستان اور زار اور وان حروف ظرفیت ہیں جیسے گلستان بوستان گلزار
 مرغزار قلمدان +

ناک اور گین اور آتہ اور مند اور ورا اور وار حروف نسبت ہیں جیسے نناک
 غمناک اما نہ سالانہ خرد مند نیاز مند ہنرور گنجور شاہ وار بندہ وار +
 بان حروف حفاظت ہے جیسے فیلبان کشتیان +

چون ہر چند تا اگر سب حروف شرط ہیں چند شمار اور تا وقت سے مخصوص
 چ ہچو چون ہچون چنان ہچنان چین ہچنین بسان وار مانند سب حروف
 تشبیہ ہیں چنان مرکب ہے چون اور آن سے اور چین چون اور این سے +
 ہم اور نیز بھی واد کے علاوہ دو حرف عطف ہیں جنکے معنی ہیں یہی آن این
 او اسمائے اشارہ ہیں این سے قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور آن
 اور او سے بعید کی طرف لیکن اتنا فرق ہے کہ آن اکشر بے جان کی

طرف اشارہ کیا جاتا ہے جیسے آن کتاب اور او سے جاندار کی طرف۔ جسکی طرف اشارہ کریں او سکو مشاڑ الیہ کہتے ہیں جب اسمائے اشارہ پر ب لگائی جائے تو کبھی وہ بھی زیادہ ہو جاتی ہے جیسے بدان بدین بدو۔ این اور او پر جب بریا دریا از او سے توالف نہیں لکھا جاتا جیسے برین و برو درین درو ازین و فرا کے معنی آگے اور فرو کے معنی پیچھے جیسے فراتر اور فروتر اور کبھی دونوں زیادہ بھی ہوتے ہیں جیسے فرا گرفت اور فرو گرفت +

اضافہ

جب دو اسموں میں کسی طرح کا تعلق ہو تو وہ تعلق اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے کہ ایک اسم کے حرف آخر کو زیر دیا جاتا ہے مثلاً کتاب زید اس مثال میں کتاب اور زید میں ایک تعلق ہے وہ یہ کہ کتاب زید کا مال ہے اور زید کتاب کا لکھ پس یہ تعلق صرف کتاب کی ب کو زیر دینے سے سمجھا جائیگا اور یہ زیر اضافہ ہے اور کتاب مضاف اور زید مضاف الیہ یہی زیر کبھی ہمزہ مکسور اور کبھی یاء مکسور کی صورت میں بھی ہوتا ہے یعنی جن کلمات کے آخرین ہائے قبل مفتوح ہو جیسے بندہ اور خستہ اور گفتہ وغیرہ انکی اضافت ہمزہ مکسور سے ہوتی ہے مثلاً بندہ حلقہ گوش یا خستہ گرسنگی یا گفتہ عالم اور جن کلمات کے آخرین الف ہو یا و او ماقبل مضموم ہو انکی اضافت یاء مکسور کی صورت میں

ہوتی ہے جیسے غم نیک رو سے خوب خداے خلق جفا سے دشمن جتلیق
 مدار اضافت ہوا تو تعلق بہت قسموں کے ہیں اور ہر ایک تعلق کی خصوصیت سے
 اضافت کی جدا جدا قسمیں ہیں جیسے پر پر زید۔ انگشتی زر۔ شمشیر آہن۔
 باشندگانِ دہلی۔ ملازمِ ریل۔ کوزہ آب۔ مصاحبِ بادشاہ وغیرہ اُردو بولی
 ان کا کی کے اضافت کی جگہ بولا جاتا ہے لیکن اُردو کے محاورہ میں مضاف
 کو پہلے بولتے ہیں اور اسکے بعد علامت اضافت اور اسکے بعد مضاف جیسے زید کا
 باپ۔ سونے کی انگوٹھی۔ لوہے کی تلوار۔ دہلی کا رہنے والا۔ اوپر بیان
 ہوا ہے کہ فعل کے تعلق سے فاعل اور مفعول میں ایک صفت پیدا ہوتی ہے اور
 اسی صفت کے اعتبار سے فاعل کو آئندہ زندہ روندہ خواہ بندہ کہتے ہیں اور
 مفعول کو آوروہ زندہ رفتہ خستہ اور جطحے فعل کا تعلق فاعل و مفعول میں ایک
 صفت پیدا کرتا ہے حال توں کا تعلق صاحبِ حالت میں ایک صفت پیدا کرتا
 ہے خوب صورت بد صورت اور جب فاعل یا مفعول یا صاحبِ حالت کو اس
 صفت کی خصوصیت کے ساتھ بیان کرنا ہو تو فاعل یا مفعول یا صاحبِ حالت
 کو اس صفت کی طرف اضافت کر دیتے ہیں جیسے نوشیروان دادگر پس اگر
 ایک صفت ہے جبکہ معنی ہیں نصف اور نوشیروان کے ساتھ اس کو ایک
 تعلق ہے وہ تعلق اضافت سے مفہوم ہوتا ہے ایسی اضافت میں مضاف
 موصوف ہے اور مضاف الیہ صفت اور اس اضافت کے معنی اُردو بولی

مین کی کانہین ہوتے جیسے مادر مہربان۔ پدر بزرگوار۔ استا و شفیق وغیرہ
 روز مرہ کی گفتگو میں جو اضافتیں استعمال کی جاتی ہیں ان کا سمجھ لینا تو چند
 دشوار نہیں لیکن ادب کے تعلق اور دور کی نسبت سے شاعروں اور
 انشا پردازوں نے صد ہا مسم کی اضافتیں استعمال کی ہیں جن سے صرف
 نازک خیال آدمی لطف اٹھا سکتا ہے فارسی خوان لڑکے شروع سے
 اضافت پر لحاظ نہیں رکھتے اس واسطے اس خصوص میں اونے بہت غلطی
 واقع ہو ا کرتی ہے اور ہمیشہ ان کا پڑھنا فک اضافت کے عیب سے خالی
 نہیں ہوتا عبارت جو بے قید اضافت پڑھی جاتی ہے نہایت بے نک اور بڑبڑ
 ہوتی ہے۔ فک اضافت ایک مکروہ غلطی ہے جس سے ہمیشہ بچنا چاہئے خاص
 لفظ البتہ ہیں جنہیں فک اضافت جائز ہے مثلاً لفظ صاحب کہ او کو صاحب خانہ
 بے اضافت بھی سنا گیا ہے۔ اسچہ ماکر دیم بر خود میچ نابینا نہ کرو + در میان
 خانہ گم کر دیم صاحب خانہ را + اس طرح بعض الفاظ جیکے آخر میں ہاے مخفی ہو
 اور میں بھی فک اضافت سنا گیا ہے انکے سواے اور جگہ فک اضافت ہرگز جائز
 نہیں۔ چند مصدر نیچے لکھے جاتے ہیں انکے معنی بتاؤ اور انہیں مصاد لازم
 کو مصاد متعدی سے جدا کرو۔

آموختن۔ آگاہیدن۔ آزدون۔ آغازیدن۔ افراختن۔ بایستن۔ برون
 بافتن۔ بودن۔ پرداختن۔ تاختن۔ توانستن۔ جستن۔ جستن۔ خواندن

خواستن - دریدن - دمیدن - ربودن - رمیدن - زدن - ساختن -
 شکستن - فریفتن - کاستن - گرفتن - گشتن - مالتن - مردن - نمودن -
 درزیدن - یافتن + اورا نہیں مصادر کے وہ صیغے جو ذیل میں پوچھے جاتے
 ہیں بتاؤ یعنی آموختن سے صیغہ واحد حاضر مضارع اور صیغہ جمع شکم مستقبل
 مجهول آگاہیدن سے صیغہ واحد شکم ماضی تمام مجهول اور صیغہ واحد حاضر امر مجهول
 آزدن سے صیغہ واحد حاضر نہی معروف اور صیغہ جمع حاضر حال مجهول -
 افراختن سے صیغہ جمع اسم فاعل اور صیغہ شکم ماضی تمنائی مجهول بایستن
 صیغہ واحد غائب ماضی تمام معروف (اس مقام پر لڑکون کو سمجھا دینا چاہیے
 کہ گو اس مصدر کا مضارع باید آتا ہے مگر خود مضارع کے باقی صیغے اور ختنے
 صیغے مضارع سے بنائے جاتے ہیں سنے نہیں گئے) بودن سے صیغہ
 جمع غائب مستقبل (مثل بایستن کے اس مصدر کا بھی حال ہے) بردن سے
 صیغہ جمع شکم حال مجهول اور صیغہ جمع اسم فاعل تاختن سے صیغہ واحد
 حاضر مضارع اور صیغہ واحد اسم مفعول جستن سے صیغہ جمع حاضر مضارع
 اور صیغہ جمع غائب مستقبل جستن سے صیغہ جمع حاضر مضارع اور صیغہ جمع غائب مستقبل
 خواستن سے صیغہ واحد شکم مستقبل معروف اور صیغہ جمع حاضر حال معروف -
 ربودن سے صیغہ جمع حاضر نہی معروف اور صیغہ جمع غائب ماضی احتمالی مجهول -
 زدن سے صیغہ جمع غائب مضارع معروف اور صیغہ شکم ماضی بعید مجهول -

دشمن چه کند چو مهربان باشد دوست - چه دانی تو بے بنده کار خدای
 خاک شو پیش از آن که خاک شوی - ز کار بسته بیندیش و دل شکسته مدار
 در همه کار مشورت باید - کار بے مشورت نکوناید - برب جوئے نشین
 گزیر عمر بهین - این اشارت ز جهان گزیران مارا بس - چون کنم خود
 کرده ام خود کرده را تدبیر چیست - تکلف گر نباشد خوش توان زیست
 هر که میل گنج دارد در سنج می باید کشید - هر چه گیرید مختصر گیرید - گزین را
 به آسمان دوزی * ندهندت زیاده از روزی * آنچه نصیب است بهم می رسد
 ورنه ستانی به ستم می رسد - اگر خار کاری سمن ندر روی - هر آنکه تخم بدی
 کشت و چشم نیکی داشت - دماغ بیهوده بخت و خیال باطل است - آنچه آن
 زنی که بعد مردن تو - همه نالان بوند و تو خندان - تا توانی درون کس
 مخزاش - اندرون از طعام خالی دار - تا در و نور معرفت بینی - تهی
 از حکمتی بعلت آن - که پیری از طعام تابینی - چون خدا خواهد که پرده کس در
 میانش اندر طعنه پاگان برود - اگر روزی بدش بر فرو دس - ز نادان
 تنگ تر روزی نبودس - بنادان آنچه آن روزی رساند - که دانا اند
 حیران بماند - در عمل کوش هر چه خواهی بپوش - تاج بر سر نه و علم بر دوش
 نصیحتی کنت بشنود بهانه بگیر - که هر چه ناصح بگویدت بهیزیر - تو پاک باش
 برادر مدار از کس باک - زنند جامه ناپاک گازران بر سنگ *

چون بر تو باشد تو بر خلق باش - و در روز مهر گردون افشانده ایست
نیکی بجای یاران و بدست دشمنان یاران - بهتر از بر پی اسی خوشگین
اشقیات او جز بزرگ توان برست - بزرگی باید به بخشندگی کن - که در این دنیا
نروید - گاوان و خران بار بردار - به ترا و میان مردم از آرزو چرا کار کن
عاقبت که باز آید پشیمانی - دیده انصاف پویند با تو - و در شمر و گر چه که مینا بود
چشم هنرمند از عیب پاک - به هزار عیب کند زان چه پاک - چشم بداند
که بر کنده باد به عیب نماید هنرش و نظر - آنرا که بدست لطف برداشته
خواند و بیکبار بنگار بر خاک - نیکو اگر کنی بجای تو نیکی کنند باز - و بر بد کنی
بجای تو بد کنی بهتر کنی - امروز هستی از بد و از نیک به خبر - و نه به بد و نه از
بد و نیک خبر کنند - و در این دنیا که است علم و هنر است - و ابسته است که تمام
قدر است - بگردان جمعیت و فانی باش - که رنگ فقر و در آن در زمین از
بهر پاره خاکی و پاره کبر و بجز فراخ است دگرایی بسیار - و ام شیطان
دنیا و اندیشه است نفس و سرخ دل و از هر چه در دامن گند بستن این نکته که
خود را زعم کرده کنی - خون غریبی اگر طلب دوی نهاد و کنی - نیکه بر جای کن
توان زد بگزینست - اگر ایام بزرگی جهان داده کنی - تا به هیچ گنج نیست غنی شود
و آن که در دین برادر که کار کرد - جلا و زیاده کن تا به چون گزین است
تو بجز در این دنیا و در این دنیا و در این دنیا و در این دنیا و در این دنیا

بدخل و خرج خود هر دم نظر کن - چو دخلت نیست خرج آهسته تر کن - همت
 بلند دار که پیش خدا و خلق - باشد بقدر همت تو اعتبار تو - سعدیا مرد نکونام
 نمیرد هرگز - مرده آنست که نامش بنکونی نبرند - از هنر خویش کشا سینه را -
 مایه مکن نسبت دیرینه را - از پدر مرده ملاقات لای جان - گرنه مگی چون غمش
 از استخوان - راز مکتاش بهر کس که درین مرکز خاک - سیر کردیم بسے محرم
 اسرار نبود - چنین گفت دانا سے آموزگار - مکن بد که بد بینی از روزگار -
 جنگ و صلح بے محل ناید بکار - جائے گل گل باش جائے خار خار - علاج و مقه
 پیش از وقوع باید کرد - دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست - به پیری
 رسیدم در اتصال یونان - بدو گفتم اے آنکه با عقل و هوشی - ز مردم چھتر
 بهر حال گفتا - اگر راست پرسی جنوشی جنوشی - چند گردی گرد عالم بهر زر -
 بیش گرد زر شود غم بیشتر - کاسه چشم حریصان پیر نشد - تا صدف قانع
 نشد پیر در نشد - دشمن دانا که غم جان بود - بهتر از آن دوست که نادان بود
 ره نیک مردان آزاده گیر - چو استاده دست افتاده گیر - بوستان دهر را
 برگ و نوائے کس ندید - چهره اقبال از ننگ و فائے کس ندید - بر فریب آباد
 گیتی اعتماد از عقل نیست - زان کز ویرفته تر محنت سرائے کس نلید - خاطر
 محنت زدگان شاد کن - و ز شب محنت زدگی یاد کن - جان من هر چیز را با اصل
 باشد رجوع - ماچو از خاکیم آخر خاک میباید شدن - تلطف کن که هر کار یک صفت

بشری و مدارا می توان ساخت. بشیرین نه بانی ولطفت و خوشی - توانی که
 پیشه بوی کشتی - برگزیده گاه چون سندی قاور - عفو را شکر نیست خود ساز
 و در چیز حاصل جرات است غیر و نام نگو - چونین دو در گزینی کل من با بهایان
 با مردم نیک به نمی باید بود - در بادیه دیو و دخی باید بود - مفتون معاش
 نمی باید شد - مفروضه عقل خود نمی باید بود - برو گنج قناعت و گنج عافیت نشین
 که یکدم تنگدل بودن به بخور و بر نمی آرد - چه حافظ و قناعت گوش از دیار و
 نگردد - که یکپوش است و در میان بهدین زر نمی آرد - نزاع آید چنان آتش فروزد
 که از تاب آن هر چه باشد بسوزد - دولت دنیا که تنها کند - با که وفا کرد که با کند
 هاست به هر فرمان اذان شرف دارد - که استخوان خود طایر به نیاز آرد -
 خوش آمدی نه گنجای پیر می بینا به پیشین - دست و قادی که هر چه کن - تا نشوی عهد
 بهر کن - جهان سلسله برادر نهاد کن - دل اندر جهان آفرین بند و بس -
 از خدا و این عالم خوش و خوش - که دل هر دو در تصرف اوست - چون
 نماند بی نماندن و زنده و زنده - با در آن آنگه که کم گیری - ستیز - ادب تلخ آ
 از لطف الهی - پخته به به - هر چه هر جا که خدای - نه چندان بخور که زده است بر آید
 نه چندان که از ضعف جان به آید - گفته اند که بگویند کار و لیکن چو گفتی
 دایه شریک است محرمی - ای پیر پیش و آنگه بگویند - مگر در چو که داری شتاب
 نه ای نانی خدای به شتاب فقط

خامستہ

استاد کو چاہئے کہ لڑکوں کو ان جملوں کے معنی حرف بحرف سمجھا دے اور محاورہ اُردو میں جس حرف کے معنی اوسکی جگہ نہیں بلکہ دوسرے مقام پر کہے جاتے ہیں بخوبی ذہن نشین کرے۔ مثلاً یہ کہ اَز کے معنی اوس کلمہ کے بعد کہے جاتے ہیں جو اَز کے بعد ہوا بشرطیکہ وہ کلمہ مضاف نہ ہو اور معطوف علیہ اور نہ ایسا اسم اشارہ ہو جبکہ اشارۃً الیہ اوسکے بعد واقع ہو ورنہ مضاف الیہ اور معطوف اور اشارۃً الیہ کے بعد کہے جائیں گے جیسے اَز خدا کے معنی ہیں خدا سے یعنی اَز کے معنی سے لفظ خدا کے بعد نکلے لیکن۔ بہر اَدَمِیَانِ مردم آزار میں اَز کے معنی لفظ اَدَمِیَانِ کے بعد نہیں نکلیں گے اس واسطے کہ اَدَمِیَانِ مضاف موصوف ہے اور مردم آزار اوسکی صفت واقع ہے پس یون کہنا ہوگا بہتر اَدَمِیُون آدمی کے ستارے والے سے یا کہ اَز شقیّت اَدَمِیُون کہنا ہوگا کہ تکلیف اوسکی سے۔ یا اَز دست و زبانی کہ برآید۔ کہ عہدہ شکر میں برآید۔ مین پہلے اَز کے معنی کاف استفہام کے بعد اور دوسرے اَز کے معنی جو مخفف ہو کر کہ سے مل گیا ہے ش کے بعد کہنے ہونگے یا مثلاً اَز میں کس چہ خواہی میں اَز کے معنی لفظ کس کے بعد کہنے ہونگے یعنی اس شخص سے تو کیا چاہتا ہے۔ لڑکوں کو در کے معنی عموماً بیچ پڑھائے

جانتے ہیں اور عبارت فارسی میں جس جگہ وقوع ہوتا ہے اری ہوگا
 او کے معنی ہی کہہ جاتے ہیں لیکن اگر رد کے معنی شروع سے ہو جائے
 جائیں اور سمجھا دیا جائے کہ رد کی طرح اگلے کلمہ کے بعد نکلتے ہیں تو محاورہ
 اردو سے بہت مطابق ہو۔ آ کے معنی نہیں بتائے جاتے ہیں لیکن اس
 لفظ میں فصیح اردو سے متروک سا لگتا ہے التزام سے آ کے معنی
 کو بتائے جائیں۔ اضافت کے تذکرہ میں اسکا بیان ہو چکا ہے کہ اس
 خصوص میں محاورہ فارسی بالکل محاورہ اردو کے خلاف ہے لیکن معلوم
 محاورہ فارسی کی تقلید کر کے عبارت فارسی کی ترتیب پر معنی بتایا کرتے ہیں
 مثلاً اگر آپ مذکور کے معنی محاورہ اردو میں ضیہ کی کتاب میں گریہ معلوم بتائیے
 کتاب ضیہ کی مبتدیانہ کو فونون و بانونین و اود کا ہزارا اختلاف دیکھ کر ہی حیرت
 ہوتی ہے اور یہ وحشت مدت تک اونکو دوسری زبان سے آشنا نہیں
 ہونے دیتی بڑا صدمہ طریقہ دوسری زبان کی تعلیم کا یہ ہے کہ معلم اہتمام
 کر کے جہاں تک اس کے کرتے سے ہو سکے اس میں زبان کے محاوروں کو
 زبان ہندی کے محاوروں کے پیچھے میں اسکو سمجھائے تاکہ ہندی دونوں زبانوں
 کے اختلاف محاورہ پر غور کر سکے اور اگر فارسی کے ساتھ اردو کا محاورہ بھی
 بکاڑا جاتا ہے تو اسکا یہ مطلب ہے کہ ہندی کو فونون و بانونین کے
 محاوروں کا فرق نہیں کہہ لیا جاتا بلکہ وہ اپنے محاورہ کو دوسری زبان

محاورہ میں ادا کرنے پر کیونکر قادر ہوگا لیکن اگر صرف اسی قدر کیا جائے کہ
 ایک جملہ فارسی کے معنی یا محاورہ جملہ اردو میں بتا دئے جائیں تاہم مبتدی کے
 حق میں مفید نہ ہوگا ایسا بتانا تو گویا مبتدی کو مبذول مطلب سمجھانے یا لازم معنی
 بتانے کے ہوگا مبتدی کی استعداد زبان دانی کو اس سے ہرگز ترقی نہ ہوگی
 بلکہ بہتر یہ ہے کہ مبتدی کو پہلے لفظی معنی بتائے جائیں اور پھر اسکو سمجھا دیا
 جائے کہ دیکھو یہ کیسی نامربوط اردو ہے اور پھر اسکو با محاورہ اردو میں
 معنی بتائے جائیں تاکہ اسکو اختلاف پر تنبیہ ہو جن لڑکوں کو اس طرز پر تعلیم
 کی گئی اوں کو فارسی میں اداائے مطلب پر بہت جلد قدرت حاصل ہوئی اور
 مضمون اردو کو ایسی اچھی طرح فارسی میں ادا کرنے لگے کہ انکی معلومات پر نظر
 کرنے سے ایسا درست ترجمہ ہر ایک کو موجب تعجب ہوتا تھا علاوہ اسکے
 معلم کی معلومات ہمیشہ معلم کے پیش نظر ہوتی ہے خصوصاً جبکہ مبتدی ہو پس
 ابتدا سے معلم اردو کے سلیس سلیس چھوٹے چھوٹے جملے شاگرد کو بتا دیا کرے
 جسکے مفردات کی فارسی اسکو معلوم ہے اور شاگرد ہر روز ایسے ایسے دوچار
 جملوں کا فارسی میں ترجمہ کیا کرے اور معلم اصلاح دیا کرے اور اس ترجمہ
 اصلاح کی ایک کتاب شاگرد کے پاس بقید تاریخ رہنی چاہئے استاد کی
 اصلاح سُرخ سے ہو تاکہ مبتدی کو اشتباہ واقع نہ ہو اور اگر لڑکوں کے
 ساتھ معلم فارسی میں بات چیت بھی کیا کرے اگر ہر وقت نہیں تو دو چار منٹ

تو لڑکوں کو نہایت سو و مند ہو گا القاب و آداب وغیرہ کی شکل عبادتیں جو
 ہمیشہ خطوط کے شروع میں لکھنے کا دستور ہو گیا ہرگز ہرگز مبتدیوں کو تعلیم
 نیکو جائیں اس واسطے کہ مبتدیوں کو ان الفاظ کے معنی کا سمجھنا بہت دشوار ہوتا
 اور بے پہچان کسی لفظ کا استعمال بڑی زبان بات ہے جس سے ذہن کند
 ہوتا ہے۔ حضرت ہندہ۔ قبلہ ہندہ۔ برابر صاحب۔ صاحب من۔
 مہربان من۔ عزیز من۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے القاب مبتدیوں کو
 پس ہیں جس طرز پر فی زمانہ تہذیب و تعلیم ہوتی ہے اس میں ایک بڑا نقص ہے
 دیکھا جاتا ہے کہ کسی بات میں معلم سے غور و غوض نہیں کرایا جاتا ذرا شاگرد
 کا اور معلم سے لڑکر دیا حالانکہ جو بات شاگرد خود نکال سکتا ہو ضرور ہے کہ
 اوستی سے نکلائی جائے گا اس میں ہر دور کو اوستائی طبیعت اوستی کی وجہ سے مضبوطی
 ہوتی ہو اور اگر استاد دیکھے کہ شاگرد کی طبیعت اوستی کی طرح مضبوط ہو رہی
 ناہم مدد کے طریقہ پر اشارہ کرے لپچر سہارا لگا دیتا چاہے تھوڑا سا کہ بالکل اوستا ہو دیا
 جائے اس طرح ہر کڑک کڑک کے ساتھ چڑھا جائے۔ لڑکوں کے ذہن و حافظہ
 خوب ترقی ہوتی ہے اس کے واسطے مطالبہ کا طریقہ بہت بہتر ہے وہ یہ کہ پڑھنے
 سے پہلے لڑکے کا گلابی خود دیکھ لیا کریں اور بہت اوستائی حالت میں شاید
 ہر مناسب ہو گا کہ معلم مطالبہ سے پہلے اوستائی لڑکوں پر نشان چھیل کر دے
 جو مطالبہ کرے خود نکال لے جائیں اور لڑکوں سے مطالبہ کرے کہ چھیل لے لیا کرے

خاص کر کہا ہے یہ غلطی ہے علی قدر استعداد سب کے واسطے مطالعہ ہے
 مبتدی ہو یا انتہی مبتدی ہمیشہ استاد کی زیادہ توجہ کے محتاج ہوتے ہیں اور
 استادوں کا یہ حال ہے کہ جو ان کی توجہ کے زیادہ محتاج ہیں انہیں سے زیادہ
 بے توجہی کرتے ہیں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ چھوٹی جماعتوں کو اونچی جماعتوں کے لڑکے
 پڑھا دیا کرتے ہیں استاد ہفتوں ہی خبر نہیں لیتے استادوں کی یہ بخیر مبتدیوں
 کا بڑا نقصان کرتی ہے مدرس کو چاہئے کہ مبتدی جماعتوں کو خود بالائے سر اُسن
 دیا کرے اور جہاں تک اس کی فرصت مساعدت کرے زیادہ وقت ان کی تعلیم میں
 صرف کرے جب قدر تحقیق کے ساتھ مبتدی کو تعلیم کی جائے گی اسی قدر جلد مبتدی
 کی استعداد کو ترقی ہوگی اگر ایک مختصر سا نصاب مثلاً نصاب خسرو مبتدی کو
 خوب طرح یاد ہو اور چند قاعدے جو اس سالہ میں جمع کیے گئے ہیں سمجھا کر مستحفظ کرادے
 جائیں اور ان قواعد و استعمال ان چند اشعار فارسی میں جو اوپر مرقوم
 ہوئے مبتدیوں کو دکھا دیا جائے تو میرا گمان یہ ہے کہ اس سے مبتدی کو فوہ
 اتنی استعداد حاصل ہو جائیگی کہ وہ سلیس فارسی عبارت کا صحیح ترجمہ کر لیا بلکہ شاید
 آسان فارسی ہی صحت کے ساتھ کہنے لگے اور تجربہ سے ایسا ثابت ہوا ہے کہ اگر
 اچھی طرح تعلیم ہو اور متعلم ہی مادہ قابل رکھتا ہو تو اتنی استعداد صرف چھ مہینے میں
 حاصل ہو جاتی ہے فقط

اشتہار

یہ کتاب بموجب قانون بستم ۱۸۴۷ء

داخل بھی گورنمنٹ ہو گئی ہے کوئی صاحب

بغیر اجازت مصنف کے قصد طبع کرنے

یا کرائے کا فرمایا نہیں فقط

CALL NO. { ۲۹۱۵۵۵ } ACC. NO. ۳۵۸۷۵

AUTHOR _____

TITLE رسالہ قواعد زبان فارسی
موسم بہ صرف لغت

THE BOOK MUST BE CHECKED AT
THE TIME OF ISSUE

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Rs. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 50 paise per volume per day for general books kept over-due.

